سوال

(475) اللہ اللہ کے ذکر کو وظیفہ اور ورد بنانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا اللہ اللہ کے ذکر کو وظیفہ اور ورد بنانا درست ہے؟ ازراہ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

عد!

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو بھیج کر قیامت تک کے لیے شریعت محمدی ﷺ کو تمام ادیان میں واجب العمل اور ضروری قرار دیا ہے اور اسی طرح شریعت محمدی ﷺ کے آجانے سے باقی تمام شریعتیں منسوخ ہوچکی ہیں۔ اللہ نے اپنے احکام کو لوگوں تک پہنچانے کے لیے نبی آخرالزماں محمد ﷺ پر وحی

یا:

منہ فانتھوہ (الحشر: 7)

''جو رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے منع کرے اس سے باز آجاؤ''

یہاں نب ﷺ کی اتھارٹی اور ان کے اوامر ونواہی کو سند اور اپنے حکم کے طور پر بیان کیا جارہا ہے کہ اس کی بات کو ماننا اصل میں میرا حکم ماننا ہے۔

یا:

(نیز صحیح بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنہ باب إذا اجتھد العامل أو الحاکم)

''جس نے کوئی عمل کیا اور اس عمل پر ہمارا حکم نہیں وہ مردود ہے۔''

اذکار وادعیہ بھی عبادت کا حصہ ہیں اگرچہ عام طور پر دعائیں نماز وغیرہ کے موقع کے علاوہ کسی بھی زبان اور الفاظ میں خرافات وممنوعات سے بچتے ہوئے کی جا سکتی ہیں۔ اذکار اور وظائف کو دعاؤں سے ذراہٹ کر حیثیت حاصل ہے کیونکہ یہ وہ الفاظ ہوتے ہیں جو انسان کے ورد زبان رہتے ہیں اور وہ کسی بچے کی

لیکن شریعت نے اس پہلو کو بھی تشنہ نہیں چھوڑا اور یہ اذکار بھی اللہ کے رسول ﷺ سے ثابت ہیں۔ مثلاً تحمید، تجید اور استغفار وغیرہ کا ورد اور ان کے علاوہ صبح شام کے اذکار جو کہ مسلمان کا رات دن کا وظیفہ بن جاتا ہے وہ سب اذکار اللہ کے رسول ﷺ سے ماثور ہیں جنہیں ایک مسلمان کو ضرور

اب اگر کوئی ایسے الفاظ جو کہ ورد کے طور پر زبان پر جاری رکھے اور وہ اللہ کے رسول ﷺ سے منقول بھی نہ ہوں تو اس پر مسلسل عمل کرنا بدعت کی شکل اختیار کر جائے گا۔

جس طرح کہ ہمارے دور میں کچھ لوگ اللہ اللہ کے ورد کو اپنا وظیفہ بناتے ہوئے ہر وقت زبان پر جاری رکھتے ہیں اور اس عمل کو لوگوں میں شائع بھی کررہے ہیں۔ اب اللہ اللہ کا مطلب کچھ بھی نہیں بنتا کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے نام کے۔

[illegible] ثورہ وظائف کی طرف توجہ دے۔

وباللہ التوفیق

[فتاویٰ ارکان اسلام]

[حج کے مسائل]